قنوت نازلہ کے مسائل

تحریر: الشیخ بدیع الدین شاہ الراشدی

مترجم: افتخار احمد سلفی میرپور خاص سندھ

قنوت نازلہ ایک دعا ہے جس کو آپ ﷺ خاص وقت میں جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت آئے' یا معرکے ہوں' یا کوئی مسلمان دشمن کے قبضہ میں ہو اس وقت فرض نمازوں کی آخری رکعت کے رکوع سے سیدھے ہونے کے بعد' مسلمانوں کی نصرت' حمایت' جیت اور کفار کی تباہی و بربادی اور ہلاکت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے تھے۔ اور یہ آپ ﷺ کا دائمی عمل نہ تھا بلکہ ضرورت کے وقت ایسا کرتے تھے۔

" عن ابن عباس قال قنت رسول الله ﷺ شهرا متتابعا فى الظهر و العصر و المغرب و العشاء و الصلاة الصبح اذ قال سمع الله لمن حمده من الركوعة الآخرة يدعو على احياء من بنى سليم على رعل و ذكوان و عصية و يومن من خلفه " رواه ابوداؤد

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پورے ایک ماہ لگاتار ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور فجر پانچوں نمازوں میں جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے بنی سلیم کے بعض قبائل رعل' ذکوان' عصیہ پر بد دعا کی اور آپ ﷺ کے مقتدی پیچھے آمین کہتے تھے۔

" عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قنت شهرا ثم تركوه "
رواه ابوداؤد والنسائى (مشكوة ص ۱۱۴)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ قنوت پڑھی پھر آپ ﷺ نے اس کو ترک کر دیا۔

ان احادیث سے چند مسائل معلوم ہوتے ہیں۔

مسئلہ نمبرا

قنوت نازلہ آپ ﷺ کا متواتر اور دائمی فعل نہیں ہے۔ لہذا

ضرورت کے وقت ہی پڑھنی چاہیے کیونکہ آپ ﷺ نے ایک ماہ پڑھی اور پھر چھوڑ دی۔ اسی کے مترادف بلوغ المرام صفحہ ۶۱ میں بحوالہ بخاری و مسلم انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ سنن ترمذی صفحہ ۳۱۱ جلد ۱ مع تحفۃ الاحوذی میں ہے کہ:

" و قال احمد و اسحاق لا یقنت فی الفجر الا عند نازلة تنزل بالمسلمین فاذا نزلت فللامام ان یدعو لجیوش المسلمین "

امام احمدؒ اور امام اسحاق بن راھویہ فرماتے ہیں کہ قنوت نازلہ صرف اسی وقت ہے جب مسلمانوں پر کوئی آفت یا مصیبت آئے پھر امام کو چاہیے کہ مسلمانوں کے لشکر کے لئے دعا مانگے۔

اس بابت علماء سے مختلف اقوال وارد ہیں بلکہ یہی قول راجح اور واضح ہے کہ ضرورت کے وقت قنوت نازلہ پڑھی جائے چند ایام کے بعد یا ضرورت کے پوری ہونے کے بعد چھوڑ دی جائے۔

جس طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت مروی ہے رسول اللہ ﷺ جب کسی کے خلاف بد دعا کرنے یا کسی کے حق میں دعا خیر کرنے کا ارادہ فرماتے تو (نماز کی آخری رکعت میں) رکوع کے بعد جہری آواز سے دعا مانگتے تھے' فرماتے اے اللہ! ولید بن ولید سلمہ بن ہشام' عیاش بن ربیعہ اور دیگر مجبور و مقہور لوگوں کو آزاد فرما۔

یہ حدیث صحیح ابن خزیمہ صفحہ ۳۱۴ جلد ۱ اور صحیح ابن حبان صفحہ ۳۲۷ جلد ۳ (بترتیب علاء الدین فارسی) میں مروی ہے اسی میں یہ الفاظ زیادہ ہیں :

" قال ابوھریرة فاصبح رسول الله ذات یوم فلم یدع لهم فذکرت ذلک له فقال او ما تراهم قد قدموا "

یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دعا قنوت نہیں پڑھی بلکہ چھوڑ دی میں یاد دلوایا' آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو

دیکھ نہیں رہا کہ یہ قیدی (ولید بن ولید وغیرہ) پہنچ چکے ہیں۔

امام ابن حبان بھی اس حدیث کے بعد فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں وضاحت سے بیان ہے کہ نماز میں قنوت کسی سانحہ یا حادثہ کے وقت کی جاتی ہے۔ مثلاً کوئی دشمن مسلمانوں پر قابض ہو جائے' ان حالات میں یہ دعا کرنی چاہیے اور جب ان حالات سے نجات حاصل ہو جائے تو قنوت نازلہ ترک کر دینا چاہیے۔ جس طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے یاد کرانے کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

امام ابن خزیمہ نے صفحہ ۳۱۴ جلد ۳ میں اسی طرح باب باندھا ہے کہ:

باب ذکر البیان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یقنت السنة کله و انما کان یقنت اذا دعا لاحد او یدعو علی احد

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورا سال قنوت نازلہ نہیں پڑھتے تھے صرف اس وقت پڑھتے تھے جب کسی کے حق میں دعا کرتے یا کسی کے لئے بد دعا کرتے۔ اس باب کے تحت امام صاحب نے دو احادیث نقل کی ہیں۔

۱۔ ایک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث جس کی ابتداء اس طرح ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یقنت الا ان یدعو لاحد او یدعو علی احد

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں میں (ہمیشہ) قنوت نازلہ نہیں پڑھتے تھے صرف ان حالات میں کہ کسی کے حق میں دعا یا کسی کے لئے بد دعا کرتے۔

۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

" ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یقنت الا اذا دعا لقوم اذا دعا علی قوم

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں میں دعا قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر ان حالات میں جب کسی قوم کیلئے دعا کرتے یا کسی کے خلاف بد دعا کرتے۔

مسئلہ نمبر ۲

دعا قنوت پڑھتے وقت مقتدیوں کو چاہیے کہ وہ آمین کہیں جس طرح حدیث

میں اس کی تصریح بیان ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام دعا جہری آواز سے پڑھے تاکہ مقتدی اس کے پیچھے آمین کہہ سکے تو پھر آمین بھی جہری آواز میں ہوگی ورنہ راوی اور ناقل کو مقتدیوں کے آمین کی خبر معلوم نہ ہوتی۔

مسئلہ نمبر ۳

قنوت نازلہ پڑھتے وقت ہاتھ اٹھانا مسنون ہے۔

"عن ثابت عن انس بن مالک قصة القراء و قتلهم قال فقال لی انس لقد رایت رسول الله ﷺ كلما صلى الغداة رفع يديه يدعو عليهم يعنى على الذين قتلوهم" اخرج البیهقی صفحه ۲۱۱ جلد ۲

حضرت ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قرآن کے قاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قتل کے بارے میں (جن کو رعل، ذکوان والوں نے قتل کیا تھا) روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز میں ہاتھ اٹھا کر ان قاتلوں پر بد دعا کی تھی۔

اس کے بعد امام بیہقی فرماتے ہیں کہ کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ عمل ثابت و منقول ہے اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کرتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴

قنوت نازلہ رکوع کے بعد سیدھے ہونے کے وقت پڑھنی مسنون ہے جس طرح مندرجہ بالا روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ (بدیع التفاسیر ص ۳٦٦ ج ۵)